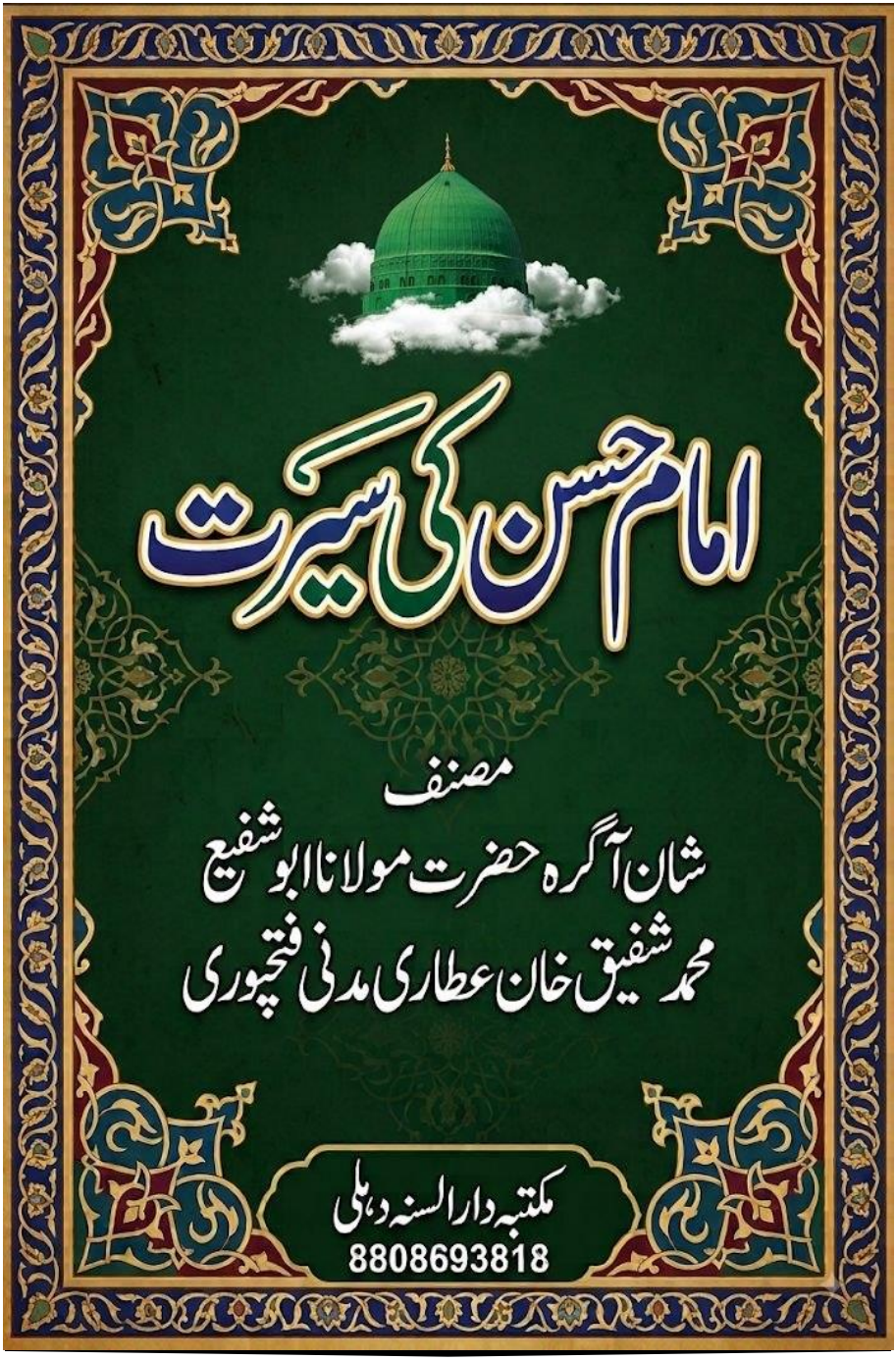
امام حسن کی سیرت
مصنف
شان آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع
محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری
مکتبہ دار السنہ دہلی
8808693818

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش ہے

حضرتِ امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مشتمل کتاب بنام:

امامِ حسن کی سیرت

آپ اس کتاب میں پڑھ سکیں گے:

(1)۔۔۔امامِ حسن کا تعارف و القاب

(2)۔۔۔امامِ حسن کے بچپن کے واقعات

(3)۔۔۔امامِ حسن کے بارے میں احادیث

(4)۔۔۔امامِ حسن کی عبادات

(5)۔۔۔امامِ حسن کی سخاوت

(6)۔۔۔امامِ حسن کی کرامات

(7)۔۔۔امامِ حسن کی خلافت

(8)۔۔۔امامِ حسن کی ازواج و اولاد

(9)۔۔۔امامِ حسن کا وصال

مصنف

شانِ آگرہ، خلیفۂ انوارِ ملت و نعمانِ ملت حضرت مولانا ابو شفیع

محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

مکتبہ دار السنہ دہلی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْفِ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْقِ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکتبہ دار السنہ کی جانب سے پیش

حضرتِ امامِ حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کی سیرت پر مشتمل کتاب بنام:

امامِ حسن کی سیرت

1448ہجری 2026عیسوی

Page: MRP:

MAKTABA DARUSSUNNA

Near Faizan e Madina, Block F 1, Tajnagri 2,

Tajganj Agra 282001

CONTACT NUMBER: +91 8808693818

نوٹ: میں اپنے جملہ قارئین سے التجا کرتا ہوں کہ اس کتاب کی کمپوزنگ سے لے کر تصحیح تک کے سارے مراحل بنظرِ غائر طے کئے گئے ہیں لیکن بتقاضائے بشریت غلطی کا امکان موجود ہے لہذا جو بھی اس کتاب کی اغلاط سے مطلع ہو وہ اس mail id پر ضرور اطلاع فرمائیں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی تصحیح کی جاسکے۔

EMAIL: SHAFIQMADANI26@GMAIL.COM

دعائے خیر کا طالب:

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

فہرست

مصنف کا تعارف 8

نام ونسبت 8

دینی ماحول سے وابستگی 8

آغازِ تدریس وتصنیف 9

خلافت واجازت 9

خدمتِ دین 10

امامِ حسن مجتبی رضی اللہ عنہ 11

درود شریف کی فضیلت 11

بیان کا موضوع 14

(1)---**امامِ حسن کا تعارف والقاب** 14

ولادت سے قبل بِشارت 15

(2)---**امامِ حسن کے بچپن کے واقعات** 16

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن اور بھیانک اژدھا 16

محبوبِ خدا کے سب سے زیادہ محبوب 17

شرح حدیث 18

امام حسن سے شفقت ومحبت 19

بچوں کو خوش رکھنے کی فضیلت: 19

بچوں سے کیسا برتاؤ کیا جائے؟ 20
(3)---امامِ حسن کے بارے میں احادیث 20
ہم شکلِ مصطفٰے 21
شفقتِ مصطفٰے مرحبا! مرحبا! 21
راکبِ دَوشِ مصطفٰے 21
یہ میرا پھول ہے 22
میرا یہ بیٹا سردار ہے 23
ابوہُریرہ دیکھتے تو رو پڑتے 23
ایسا بیٹا کسی ماں نے نہیں جنا! 24
(4)---امامِ حسن کی عبادات 24
شوقِ تلاوت 24
معمولاتِ امام حسن 25
مدینہ تا مکّہ 20 بار پیدل سفر 26
نماز کے وقت رنگ بدل جاتا 26
(5)---امامِ حسن کی سخاوت 26
ہاتھوں ہاتھ ضرورت پوری کر دی 26
دس ہزار درہم سے نواز دیا 27
حاجی پر احسان کرنے والے بخش دیئے جاتے ہیں 28

مہمان نواز بُڑھیا 29

سب کچھ خیرات کر دیا 30

(6)---امامِ حسن کی کرامات 31

خشک دَرَخت پر تازہ کھجوریں 31

(7)---امامِ حسن کی خلافت 32

امام حسن مجتبیٰ کی خلافت 32

امام حسن مجتبیٰ کا خطبہ 33

دنیا کی شرم عذابِ آخرت سے بہتر ہے 34

سب سے پہلے غوثِ اعظم 34

خلافتِ راشدہ 35

(8)---امامِ حسن کی ازواج واولاد 35

امام حَسَن کی ازواج 35

امام حسن کی اولاد 35

(9)---امامِ حسن کا وصال 36

امام حسن مجتبیٰ کا خواب 36

امامِ حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیا گیا 37

ایسی مخلوق پہلے کبھی نہیں دیکھی 38

وفات حسرت آیات 39

نمازِ جنازہ 39

جنازے میں لوگوں کا رش 39

مصنف کی کتابوں کا تعارف 41

مصنف کا تعارف

نام ونسبت

نام محمد شفیق خان، والد کا نام محمد شریف خان ہے، سلسلۂ قادریہ رضویہ عطاریہ میں شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ سے 2004ء میں بیعت ہونے کی وجہ سے اپنے نام کے ساتھ عطاری لکھتے ہیں، آپ کی ولادت قصبہ لَلَوْلی ضلع فتح پور ہنسوا صوبہ یوپی ہند میں ہوئی، آپ کی تاریخِ پیدائش 10 جون 1986ء ہے۔

دینی ماحول سے وابستگی

موصوف نے ابتداءً ہندی انگلش کی تعلیم حاصل کر کے سن 2000ء میں AC کا کام سیکھنے اور کرنے کے لئے بمبئی چلے گئے تھے اور وہاں پر 4 سال قیام کیا پھر 2004ء میں اپنے وطن لوٹے، اور وطن میں ہی دعوتِ اسلامی کا دینی ماحول ملا، دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے کے بعد مختلف کورسز کئے اور 2006ء میں اپنے ہی علاقہ کے دار العلوم بنام جامعہ عربیہ گلشنِ معصوم قصبہ للولی میں قاری اقبال احمد عطاری سے قرآنِ پاک ناظرہ اور حضرت مولانا عتیق الرحمٰن مصباحی سے درسِ نظامی کے درجۂ اولی اور کچھ درجۂ ثانیہ کی کتابیں پڑھیں، اس کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لئے چریاکوٹ ضلع مؤ تشریف لے گئے اور وہاں درجۂ ثانیہ مکمل کرنے کے بعد اہلسنت کے عظیم علمی ادارے الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ میں مطلوبہ درجۂ ثالثہ کا ٹیسٹ دیا اور بفضلہ تعالی کامیاب ہونے کے بعد درجۂ ثالثہ وہیں پڑھی، پھر

درجۂ رابعہ دار العلوم غوثیہ (جو ضلع اعظم گڑھ کے گاؤں سَرَیّا میں واقع ہے) میں مکمل کی پھر اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ عطار نیپال گنج، نیپال میں داخلہ لیا اور درجۂ خامسہ سے دورۂ حدیث تک کی تعلیم وہیں مکمل فرمائی۔

آغازِ تدریس و تصنیف

2014ء میں فراغت کے بعد تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لے گئے اور ایک سال وہاں تدریس فرمائی، پھر مزید تدریس کے لئے دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز کے حکم پر بنگلہ دیس کے دار الحکومت ڈھاکہ کے جامعۃ المدینہ تشریف لے گئے، اور وہیں پر دعوتِ اسلامی کے جامعات کے درجۂ ثانیہ میں داخلِ نصاب علمِ صرف کی کتاب بنام ''مراح الارواح'' کی اردو شرح بنام ''شَفِیْقُ الْمِصْبَاح شرح مَرَاحُ الْاَرْوَاح'' تصنیف فرمائی۔ اس کے بعد پھر جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ تشریف لا کر درس و تدریس، تالیف و تصنیف میں مشغول ہو گئے۔ درسِ نظامی کی تدریس کے ساتھ ساتھ امامت کورس بھی کرواتے رہے۔

خلافت و اجازت

ستمبر 2014ء میں خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مفتی انوار الحق صاحب نے اور 25 اپریل 2024ء کو شاگردِ حافظِ ملت، مریدِ مفتیٔ اعظم ہند، خلیفۂ برہانِ ملت، مبلغِ اسلام حضرت علامہ مولانا عبد المبین نعمانی دامت برکاتہم العالیہ نے سلسلۂ قادریہ، رضویہ کی خلافت و اجازت سے نوازا۔

خدمتِ دین

حضرت جس طرح ایک مدرس اور مصنف ہیں اسی طرح مقرر اور مبلغ بھی ہیں۔ آپ کے اصلاحی بیانات خوفِ خدا و عشقِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے لبریز ہوتے ہیں۔ سننے والوں پر رقت طاری ہوتی اور دین سے قربت نصیب ہوتی ہے۔ نیز وقتاً فوقتاً مختلف دینی تحریکیں چلاتے رہتے ہیں۔ اور ابھی حال ہی میں **"دین سیکھو اور انعام پاؤ"** کے نام سے گھر گھر دینی تعلیم پہنچانے کی تحریک شروع فرمائی ہے۔ تادمِ تحریر حضرت کی اردو ہندی دونوں زبانوں میں تصنیف کی تعداد 100 سے تجاوز کر چکی ہے۔ اللہ پاک اس تحریک کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما کر ترقی عطا فرمائے۔ نیز اللہ سے دعا ہے کہ حضرت کو بے بہا برکات و ثمرات سے نوازے اور اس کارہائے نمایہ کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت عطا کر کے حضرت کے لئے توشۂ آخرت بنائے آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔

جامعۃ المدینہ فیضانِ صدیقِ اکبر آگرہ

کے QR Code کا Location

جس جامعۃ المدینہ میں شانِ آگرہ حضرت مولانا

ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

2014 سے اب تک (2026) تدریس

فرماتے ہیں

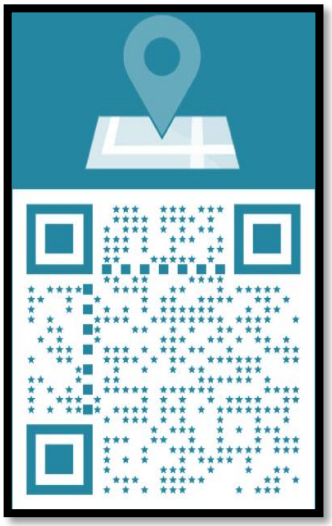

امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللَّطِیْف وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الشَّفِیْق اَمَّا بَعْد

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

درود شریف کی فضیلت

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے اپنی قدرت سے بے شمار مخلوقات کو پیدا فرمایا ہے اور وہی ان سب کا خالق ہے جن کا شمار انتہائی مشکل ہے لیکن ایک اعتبار سے تمام مخلوقات تین قسموں کی ہیں:

(1)۔۔۔ایک وہ مخلوق جس کو اللہ پاک نے عقل سے نوازا اور شہوت نہ دی۔

(2)۔۔۔دوسری وہ مخلوق جس کو اللہ پاک نے شہوت دی مگر عقل نہ دی۔

(3)۔۔۔تیسری وہ مخلوق جس کو اللہ پاک نے عقل کے نور سے بھی نوازا اور اس میں شہوت بھی رکھی۔

پہلی مخلوق فرشتیں ہیں، دوسری مخلوق حیوانات ہیں اور تیسری مخلوق حضرتِ انسان ہے۔ پس جس شخص کی شہوت اس کی عقل پر غالب آجائے وہ حیوانات سے بھی بدتر ہے اور جس شخص کی عقل اس کی شہوت پر غالب آجائے وہ فرشتوں سے افضل ہے۔

آپ دیکھیں فرشتوں اور نبیوں کے علاوہ کوئی بھی معصوم نہیں، فرشتے اللہ پاک کی نوری مخلوق ہیں جو نہ کھاتے اور نہ پیتے ہیں بلکہ صرف اور صرف ہر دم ہر گھڑی اللہ پاک کے

ذکر میں لگے رہتے ہیں۔ اگر آپ مجھ سے کہیں کہ میرا فلاں کام کر دیں تو اگر میں آپ کا وہ کام کر دوں تو کتنی دیر؟ جتنی دیر کا وہ کام ہو گا، ہمیشہ اور ہر گھڑی نہیں کر سکتا، کیونکہ مجھے اپنے بھی کام ہیں، کھانا پینا، سونا بھی ہے۔ اور اگر آپ مجھ سے اپنے لیے دعا کو کہیں کہ میرے لیے رحمت کی دعا کر دیں، مغفرت کی دعا کر دیں تو میں ایک بار کر دوں گا، دو بار کر دوں گا، ہمیشہ اور ہر گھڑی تو نہیں کر سکتا، اور پھر میری دعا قبول ہوتی ہے یا نہیں، اس کی کوئی گارنٹی بھی نہیں۔ لیکن اللہ پاک کی رحمت کے قربان کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے صدقے ایک ایسا وظیفہ عطا فرمایا ہے کہ ہم جب تک وہ وظیفہ کرتے رہیں گے تو اللہ کے معصوم فرشتیں ہمارے لیے رحمت کی دعا، مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔ اللہ اکبر! آیئے وہ وظیفہ سنیئے:

حضرت سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا، "بندہ جب تک مجھ پر درود پڑھتا رہتا ہے، ملائکہ اس پر رحمت نازل کرتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ۔"

(مسند امام احمد بن حنبل، حدیث عامر بن ربیعہ، رقم ۱۵۶۸۰، ج۵، ص۳۲۴)

اور دوسری حدیث میں ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”بندہ جب تک مجھ پر دُرُوْدِ پاک پڑھتا رہتا ہے فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی کم پڑھے یا زیادہ۔“ (مسند ابی داود الطیالسی، حدیث عامر بن ربیعۃ، الحدیث: ۱۱۴۲، ص۱۵۶)

تیرے کرم سے اے کریم مجھے کون سی شے ملی نہیں
جھولی ہی میری تنگ ہے تیرے یہاں کمی نہیں

تیرے کرم کا رسالت مآب کیا کہنا
ثواب ہوگئے سارے عقاب کیا کہنا

الٰہی شکر کروں کتنا فخر کروں کتنا
تیرے کرم نے مجھے فائز المرام کیا

اے عاشقانِ رسول! نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود پڑھنا اللہ پاک کی رحمت و مغفرت پانے کا کتنا پیارا وظیفہ ہے کہ جتنی دیر تک ہم درودِ پاک پڑھتے رہیں گے اللہ کے معصوم فرشتیں ہم پر رحمت نازل کرتے رہیں گے، ہمارے مغفرت کی دعا کرتے رہیں۔ لوگ تو کئی گھنٹے گانا گاتے رہتے ہیں، گناہوں بھرے کام کرتے رہتے ہیں، گناہوں بھری گفتگو کرتے رہتے ہیں جس سے اللہ پاک کی ناراضی اور جہنم کی حقداری ملتی ہے مگر جو نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر درود پڑھتا رہتا ہے اسے اللہ پاک کی رحمت و مغفرت نصیب ہوتی ہے، اب ہماری مرضی کہ ہم کم درود پڑھیں یا زیادہ۔ اور ایک چھوٹا سا درودِ پاک "صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد" ہے جس کی فضیلت میں لکھا ہے: جو یہ دُرُود پاک پڑھتا ہے اس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔
(القول البدیع، ص ۲۷۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

بیان کا موضوع

اے عاشقانِ رسول! ذکرِ شہدائے کربلا جاری و ساری ہے، ماہِ محرم الحرام کی جلوہ گری ہے اور آج ہم راکبِ دوشِ مصطفی، امام حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کی مبارک سیرت کے متعلق کچھ چیزیں سننے کی سعادت حاصل کریں گے:

(1)۔۔۔امامِ حسن کا تعارف و القاب

(2)۔۔۔امامِ حسن کے بچپن کے واقعات

(3)۔۔۔امامِ حسن کے بارے میں احادیث

(4)۔۔۔امامِ حسن کی عبادات

(5)۔۔۔امامِ حسن کی سخاوت

(6)۔۔۔امامِ حسن کی کرامات

(7)۔۔۔امامِ حسن کی خلافت

(8)۔۔۔امامِ حسن کی ازواج و اولاد

(9)۔۔۔امامِ حسن کا وصال

(1)۔۔۔امامِ حسن کا تعارف و القاب

اے عاشقانِ رسول! حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن میں سے بڑے حضرت سیّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ آپ کی کُنْیَت "ابُو مُحمد" اور لَقب "تَقی و سیّد" ہے، معروف لقب "سِبْطُ رَسُولِ اللہ" اور "رَیْحَانَۃُ الرَّسُوْل" ہے (یعنی رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نَواسے اور پھول ہیں) آپ جَنَّتی جوانوں کے سردار ہیں، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادتِ مُبارَکہ 15 رَمَضانُ

اُلمُبارَک 3 ہجری کی رات میں مدینۂ طَیّبَہ میں ہوئی۔ حُضُور سیّدِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا اور حلق کروا کر حکم دیا کہ بالوں کے وزن کے برابر چاندی صَدَقہ کی جائے۔ (تاریخ الخلفاء، الحسن بن علی بن ابی طالب، ص ۱۴۹۔ روضۃ الشہداء (مترجم)، ۱/ ۳۹۶)

آپ کا نام، اِمامُ الْانبیا، سیِّدُ الاَسْخیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے رکھا۔ واقِعہ کچھ یُوں ہے کہ حضرت سیّدَتُنا اسماء بِنْتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بارگاہِ رِسالَت میں حضرت سیّدُنا امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی وِلادت کا مُژدہ پہنچایا تو حُضُور پُرنُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: اسماء! میرے فرزند کو لاؤ۔ آپ نے (امامِ حسن کو) ایک کپڑے میں (لپیٹ کر) خدمت اقدس میں حاضر کیا۔ آپ نے دائیں کان میں اَذان دی اور بائیں میں تکبیر کہی اور حضرت سیّدُنا علیُّ المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے دریافت فرمایا: تم نے اس فرزندِ اَرْجُمند کا کیا نام رکھا ہے؟ عرض کی: یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری کیا مَجال کہ بے اِذْن واِجازت نام رکھنے پر سَبْقَت کرتا، لیکن اب جو دریافت فرمایا ہے تو میرا خیال ہے کہ "حَرْب" نام رکھا جائے، باقی آپ مُختار ہیں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کا نام حَسَن رکھا۔ (سوانح کربلا، ص ۹۲، ملخصاً۔ روضۃ الشہدا (مترجم)، ۱/ ۳۹۶، ۳۹۷)

حسن مجتبیٰ سیّدُ الاسخیاء
راکبِ دوشِ عزّت پہ لاکھوں سلام

ولادت سے قبل بِشارت

حضرتِ امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی پیدائش سے پہلے کی بات ہے کہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چچی جان حضرت سیّدَتنا اُمُّ الْفَضْل

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ سے اپنا خواب عرض کیا: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے مبارک جسم کا حصہ میرے گھر آیا ہے۔ یہ سنتے ہی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ''تم نے اچھا خواب دیکھا، فاطِمہ کے یہاں بیٹا پیدا ہو گا اور تم اسے دودھ پلاؤ گی۔'' اور ایسا ہی ہوا کہ جب حضرت سیّدتنا فاطِمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے یہاں حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ولادت ہوئی تو حضرت سیّدتنا اُمُّ الفضل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دودھ پلایا۔

(الذریۃ الطاھرۃ للدولابی ص ۷۲)

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زَہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(2)---امامِ حسن کے بچپن کے واقعات

اے عاشقانِ رسول! امامِ حسن رضی اللہ عنہ کا تعارف سننے کے بعد آیئے اب آپ رضی اللہ عنہ کے بچپن کے کچھ واقعات سنتے ہیں چنانچہ:

حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن اور بھیانک اژدھا

حضرت سیّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم بارگاہِ رسالت میں بیٹھے تھے کہ حضرت سیّدتُنا اُمِ اَیْمَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مل نہیں رہے، ناجانے کہاں چلے گئے ہیں؟ دِن خُوب نِکلا ہوا تھا، آپ نے صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ارشاد فرمایا: چلو میرے

بیٹوں کو تلاش کرو، ہر ایک تلاش کے لیے کسی نہ کسی راستے چل دیا جبکہ میں حُضُور نَبِیِّ اَکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ چل پڑا، آپ مُسَلْسَل چلتے رہے، حتّٰی کہ ہم ایک پہاڑ کے دامَن میں پَہُنچ گئے، (دیکھا کہ) حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ایک دوسرے سے چمٹے ہوئے ہیں اور ایک اَژْدَھا اُن کے پاس اپنی دُم پر کھڑا ہے اور اُس کے مُنہ سے آگ کے شُعلے نِکل رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم تیزی سے آگے بَڑھے تو وہ اَژْدَھا آپ کو دیکھ کر سُکَڑ گیا اور پھر پتھروں میں چُھپ گیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے پاس تَشْرِیف لائے اور دونوں کو الگ الگ کر کے ان کے چہروں کو صاف کیا اور ارشاد فرمایا: میرے ماں باپ تم پر قُربان! تم اللہ کے ہاں کتنی عِزَّت والے ہو۔

(معجم کبیر، ۳/ ۶۵، حدیث: ۲۶۷۷)

اے عاشقانِ رسول! اللہ کے حَبِیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم حَسَنَیْنِ کَرِیْمَیْن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے اس قَدَر مَحَبَّت فرماتے تھے کہ دونوں شہزادوں کو تکلیف میں مُبتلا دیکھنا آپ کو گوارا نہ تھا، اِسی لیے جَب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کو بَتایا گیا کہ حَسَن و حُسَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا گم ہو گئے ہیں تو آپ نے بے قَرار ہو کر صَحابۂ کِرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے ساتھ ان کی تَلاش شُرُوع کر دی۔ اور بھی بہت سی اَحادیثِ مُبارَکہ میں حُضُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی دونوں شہزادوں سے بے اِنْتِہا مَحَبَّت کا ثُبُوت مِلتا ہے۔ چنانچہ:

محبوبِ خدا کے سب سے زیادہ محبوب

حضرت سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: اَہْلِ بیت میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو زِیادہ پیارا کون ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا:

حَسَن اور حُسَین ۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت سیِّدَتُنا فاطِمَۃُ الزَّہْرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے فرمایا کرتے کہ میرے بچوں کو میرے پاس بُلاؤ ، پھر اُنہیں سُونگھتے اور اپنے ساتھ چِمٹا لیتے تھے۔(ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن الخ، ۵/۴۲۸، حدیث:۳۷۹۷)

شرح حدیث

مشہور مُفَسِّرِ قرآن ، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں: ”مَحَبّت کی بہت قِسْمیں ہیں: اولاد سے مَحَبت اور قِسْم کی ہے ، بیویوں سے اور قِسْم کی، دوستوں سے اور قِسْم کی۔ اولاد میں حضرات حَسَنَیْن (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) بہت پیارے ہیں ، بیویوں میں حضرت عائشہ صِدّیقہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) ، مَحْبُوبَۂ مَحْبُوبِ رَبِّ العالمین ہیں ، دوست واحباب میں حضرت ابو بکر صِدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بہت پیارے ہیں ۔ “مَزید فرماتے ہیں: ”حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) انہیں کیوں نہ سُونگھتے ، وہ دونوں تو حُضُور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے پُھول تھے پُھول سونگھے ہی جاتے ہیں ، انہیں کلیجے سے لگانا، لپٹانا اِنْتہائی مَحَبت وپیار کے لیے تھا۔ اس سے مَعلُوم ہُوا کہ چھوٹے بچوں کو سُونگھنا، اُن سے پیار کرنا، انہیں لپٹانا، چمٹانا سنتِ رَسُوْلُ اللہ ہے۔(مراٰۃ المناجیح، ۸/۴۷۸)

سیِّدی اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اسی بات کو اشعار کی صورت میں یوں بیان فرمایا:

کیا بات رضاؔ اُس چمنستانِ کرم کی
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

امام حسن سے شفقت و محبت

حضرت سیّدنا عُروَہ بن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والِد سے رِوایَت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امام حَسَن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بوسہ دیا اپنے سینے سے لگالیا اور سُونگھنے لگے ، اس قدَر شفقت و محبت دیکھ کر ایک شخص نے عرض کی: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا بھی ایک بیٹا ہے جواب جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکا ہے ، مگر میں نے اسے کبھی نہیں چُوما۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر اللہ نے تمہارے دل سے رحمت نکال لی ہے تو اس میں میرا کیا قُصُور ہے۔

(مستدرك، كتاب معرفة الصحابة، باب حب الصبيان من رحمة الله تعالى، ۴/ ۱۶۱، حدیث: ۴۸۴۶)

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے بچوں کے ساتھ پیار و مَحَبَّت سے پیش آئیں ، ہر معاملے میں ان کے ساتھ مُشْفِقانہ برتاؤ کریں اور انہیں اپنے ساتھ مانوس رکھیں۔ بات بات پر مار پیٹ کرنا، جِھڑکنا، آنکھیں دِکھانا نُقصان کا باعِث بن سکتا ہے، بچوں کی دِلجُوئی اور ان کی بہتر تَربِیَت و پَرْوَرِش کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ بچوں کی بہتر تربیت کے لیے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی دو مطبوعہ کتب **"تربیت اولاد"** اور **"اولاد کے حقوق"** کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔ بچوں سے شفقت و محبت کا برتاؤ کرتے ہوئے انہیں خوش رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ بچوں کو خوش رکھنے کی بڑی فضیلت ہے۔ چنانچہ:

بچوں کو خوش رکھنے کی فضیلت:

اُمُّ المؤمنین حضرت سیّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک جنَّت میں ایک

گھر ہے جسے ”دارُالْفَرَح“(یعنی خوشی کا گھر) کہا جاتا ہے۔ اس میں وہی لوگ داخل ہوں گے جو بچوں کو خُوش کرتے ہیں۔(الکامل لابن عدی، رقم ۴۵، ابو محمد احمد بن حفص بن عمر، ۱/ ۳۲۸)

بچوں سے کیسا برتاؤ کیا جائے؟

سیِّدِی اَعلیٰ حَضْرت، اِمامِ اَہلُسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال ہوا کہ ”باپ پر اولاد کے کیا حقوق ہیں؟“ تو جواب میں فرمایا: باپ خدا کی ان اَمانتوں کے ساتھ مہر و لطف (یعنی شَفْقَت و مَحَبَّت) کا برتاؤ رکھے، انہیں پیار کرے، بدن سے لپٹائے، کندھے پر چڑھائے۔ ان کے ہنسنے، کھیلنے، بہلنے کی باتیں کرے، ان کی دِلجُوئی، دِلداری، رِعایَت و مُحافَظَت ہر وَقْت حتّٰی کہ نماز و خطبہ میں بھی ملحوظ رکھے۔ نَیا میوہ، نَیا پھل پہلے اِنہیں کو دے کہ وہ بھی تازے پھل ہیں، نئے کو نیا مُناسِب ہے۔ کبھی کبھی حَسْبِ مَقْدُور (یعنی حَسبِ استطاعت) انہیں شیرینی وغیرہ کھانے، پہننے، کھیلنے کی اچھی چیز (جو) کہ شَرعاً جائز ہے، دیتا رہے۔ بہلانے کے لیے جھوٹا وعدہ نہ کرے، بلکہ بچے سے بھی وعدہ وہی جائز ہے جس کو پُورا کرنے کا اِرادہ رکھتا ہو۔ چند بچے ہوں تو جو چیز دے سب کو برابر و یکساں دے، ایک کو دوسرے پر دِینی فضیلت کے بغیر ترجیح نہ دے۔“(فتاویٰ رضویہ، ۲۴/ ۴۵۳، ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(3)---امامِ حسن کے بارے میں احادیث

اے عاشقانِ اہلبیت! بات ہو رہی ہے امامِ حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی، اور آپ کی شان بہت بلند و بالا ہے، آپ کے متعلق چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔ چنانچہ:

ہم شکلِ مصطفٰے

حضرت سیّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ (امام) حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بڑھ کر رسولِ کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملتا جلتا کوئی بھی شخص نہ تھا۔ (بُخاری ج۲ص۵۴۷ حدیث ۳۷۵۲)

شفقتِ مصطفٰے مرحبا! مرحبا!

اے عاشقانِ رسول! نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سیّدنا امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بہت محبت تھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سیّدُنا امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو کبھی آغوشِ شفقت (یعنی مبارک گود) میں اُٹھاتے تو کبھی دوشِ اقدس (یعنی مبارک کندھوں) پر سوار کئے ہوئے گھر شریف سے باہَر تشریف لاتے، کبھی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھنے اور پیار کرنے کے لیے سیّدہ فاطِمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے گھر پر تشریف لے جاتے، حضرت سیّدنا امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے بے حد مانوس (یعنی ہِل) گئے تھے کہ کبھی نماز کی حالت میں مبارک پیٹھ پر سُوار ہو جاتے۔

راکبِ دَوشِ مصطفٰے

ایک مرتبہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ حضرت سیّدُنا امامِ حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شانۂ اقدس (یعنی مبارک کندھے) پر سُوار کئے ہوئے تھے تو ایک صاحِب نے عرض کی: نِعْمَ الْمَرْکَبُ رَکِبْتَ یَا غُلَام یعنی صاحبزادے! آپ کی سواری تو بڑی

اچھی ہے۔رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:وَنِعْمَ الرَّاکِبُ ھُوَیعنی سوار بھی تو کیسا اچھا ہے!(ترمذی ج۵ص۴۳۲حدیث۳۸۰۹)

وہ حسن مجتبٰی سیّد الاسخیا
راکِبِ دوشِ عزت پہ لاکھوں سلام
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی علٰی مُحَمَّد

یہ میرا پھول ہے

حضرت سیِّدُنا ابو بکرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ (حضرت امام) حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا جو ابھی چھوٹے سے تھے تشریف لائے۔جب بھی رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سجدہ فرماتے (حضرت امام) حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی گردن شریف اور پیٹھ مبارک پر بیٹھ جاتے۔آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نہایت آرام سے اپنا سرِ اقدس سجدے سے اٹھاتے اور انہیں شَفقَت سے اُتارتے۔جب نماز مکمّل کرلی تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی:یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس بچے سے آپ اس انداز سے پیش آتے ہیں کہ کسی اور سے ایسا سُلوک نہیں فرماتے؟ارشاد فرمایا:"یہ دنیا میں میرا پھول ہے۔"(مسند بزار ج۹ص۱۱۱حدیث۳۶۵۷ملخصًا)

اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول ہیں
کیجے رضاؔ کو حشر میں خنداں مثالِ گُل

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میرا یہ بیٹا سردار ہے

حضرت سیّدنا ابو بکرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ منبر پر جلوہ گر تھے اور (امام) حسن بن علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پہلو (یعنی برابر) میں تھے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی لوگوں کی طرف توجُّہ کرتے اور کبھی (امام) حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرف نظر فرماتے، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”میرا یہ بیٹا سیِّد (یعنی سردار) ہے، اللہ پاک اس کی بدولت مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔“ (بخاری ج۲ ص۲۱۴ حدیث ۲۷۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ابو ہُریرہ دیکھتے تو رو پڑتے

حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں جب (امام) حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھتا تو میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ایک دن باہر تشریف لائے مجھے مسجد میں دیکھا، میرا ہاتھ پکڑا، میں ساتھ چل پڑا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مجھ سے کوئی بات نہ کی یہاں تک کہ ہم بنو قینقاع کے بازار میں داخل ہوئے اور پھر ہم وہاں سے واپس آئے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: ”چھوٹا بچہ کہاں ہے، اسے میرے پاس لاؤ!“ حضرت سیّدُنا

ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں :میں نے دیکھا، (امام) حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ آئے اور پیارے مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مبارک گود میں بیٹھ گئے، سلطانِ دو جہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی زَبان مبارک ان کے منہ میں ڈال دی اور تین مرتبہ ارشاد فرمایا:"اے اللہ!میں اسے محبوب(یعنی پیارا)رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب(یعنی پیارا)رکھ اور جو اس سے محبت کرتا ہو اسے بھی محبوب(یعنی پیارا)رکھ۔"

(الادب المفرد ص ۳۰۴ حدیث ۱۱۸۳)

فاطِمہ کے لال حیدر کے پِسَر!
اپنی الفت دو مجھے دو اپنا غم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ایسا بیٹا کسی ماں نے نہیں جنا!

حضرت سیّدنا عبدُ اللہ ابن زُبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی دیگر صَحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرح نواسۂ رسول حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے بہت محبت فرماتے تھے۔ایک موقع پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اللہ پاک کی قسم!عورتوں نے حسن بن علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا جیسا فرزند نہیں جنا۔" (سبل الھدی ج ۱۱ ص ۶۹)

(4)---امامِ حسن کی عبادات

شوقِ تلاوت

اللہ اکبر! اے عاشقانِ اہلبیت! سنا آپ نے! کہ ہمارے امامِ حسن مجتبی رضی اللہ عنہ کی شان کیسی نرالی ہے۔یوں ہی آپ کی عبادت بھی نرالی ہے چنانچہ: نواسۂ رسول، چمنِ

مرتضیٰ کے جنّتی پھول، جگر گوشۂ بتول سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہر رات سُوْرَۃُ الْکَھْف کی تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ یہ مبارک سورت ایک تختی پر لکھی ہوئی تھی، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی جس زوجہ کے پاس تشریف لے جاتے یہ مبارک تختی بھی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ہمراہ ہوتی۔ (شعب الایمان ج۲ص۴۷۵حدیث۲۴۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

معمولاتِ امام حسن

حضرت سیّدنا ابو سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت سیّدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک بار مدینۃُ المنوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کے ایک قریشی شخص سے سیّدنا امام حسن بن علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق دریافت فرمایا تو اس نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! وہ نمازِ فجر ادا فرمانے کے بعد سورج طلوع ہونے تک مسجِدُالنَّبَوِیّ الشَّرِیف عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہی میں تشریف فرما رہتے ہیں۔ پھر ملاقات کیلئے آئے ہوئے معززین سے ملاقات و گفتگو فرماتے یہاں تک کہ کچھ دن نکل آتا، اب دو رکعت نماز ادا فرماتے، اس کے بعد اُمَّہاتُ المؤمنین کی بارگاہ میں حاضری دیتے، سلام پیش فرماتے، بعض اوقات اُمَّہات المؤمنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ آپ کو کوئی چیز تحفۃً پیش فرماتیں۔ اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے گھر تشریف لے آتے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ شام کے وقت بھی یونہی کیا کرتے تھے۔ پھر اس قریشی آدمی نے کہا: ہم میں کوئی بھی ان کا ہم مرتبہ نہیں۔ (ابن عساکر، ج۱۳ص۲۴۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مدینہ تا مکّہ 20 بار پیدل سفر

حضرت سیِّدُنا محمد بن علی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: مجھے حیا آتی ہے کہ میں اپنے ربّ سے اس حال میں ملاقات کروں کہ اس کے گھر کی طرف کبھی نہ چلا ہوں۔ چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ 20 بار مدینۃُ المنوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً سے پیدل مَکَّۃُ الْمُکَرَّمَہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کی زیارت کے لیے حاضر ہوئے۔ (حلیۃ الاولیاء ج۲ص۴۶ رقم ۱۴۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

نماز کے وقت رنگ بدل جاتا

حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جونہی وضو کر کے فارغ ہوتے آپ کا رنگ بدل جاتا۔ اس کی وجہ پوچھنے پر فرمایا: جو شخص مالکِ عرش (یعنی اللہ) کی بارگاہ میں حاضری کا ارادہ کرے تو حق یہی ہے کہ اس کا رنگ بدل جائے۔ (وفیات الاعیان ج۲ص۵۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(5)---امامِ حسن کی سخاوت

ہاتھوں ہاتھ ضرورت پوری کر دی

اللہ اکبر! یقیناً بڑے لوگوں کی بڑی شان ہوتی ہے حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زندگی کا ہر گوشہ اور ہر پہلو لائقِ تقلید ہے۔

اے عاشقانِ اہلبیت! آپ نے بہت سے سخیوں کے قصے سنے ہوں گے لیکن آج میں آپ کو امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سخاوت کا ایک ایسا قصہ سناتا ہوں جو نرالا اور منفرد ہے چنانچہ:

آپ کی خدمت میں ایک سائل نے حاضر ہو کر تحریری درخواست پیش کی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بغیر پڑھے فرمایا: تمہاری ضرورت پوری کی جائے گی۔ عرض کی گئی :اے نواسۂ رسول رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ نے اس کی درخواست پڑھ کر جواب دیا ہوتا۔ ارشاد فرمایا: جب تک میں اس کی درخواست پڑھتا وہ میرے سامنے ذلت کی حالت میں کھڑا رہتا پھر اگر اللہ مجھ سے پوچھتا کہ تو نے سائل کو اتنی دیر کھڑا رکھ کر کیوں ذلیل کیا؟ تو میں کیا جواب دیتا؟ (احیاء العلوم ج۳ص۳۰۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دس ہزار درہم سے نواز دیا

یوں ہی حضرت سیّدُنا امامِ حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پہلو میں بیٹھ کر ایک آدمی ایک بار اللہ پاک سے دس ہزار درہم کا سُوال کر رہا تھا، جیسے ہی آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس حاجت مند کی یہ دعا سنی تو فوراً اپنے گھر تشریف لائے اور اس شخص کے لیے 10 ہزار درہم بھجوا دیئے۔ (ابن عساکر ج۱۳ص۲۴۵)

حاجی پر احسان کرنے والے بخش دیئے جاتے ہیں

حضرت سیِّدُنا ابو ہارون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حج کے ارادے سے نکلے، جب مدینۃُ المنوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً پہنچے تو (حضرت سیِّدُنا امام) حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت کے لیے بھی حاضر ہوئے، سلام و دعا کے بعد سفرِ حج کے حالات عرض کیے۔ جب ہم واپس آنے لگے تو (سیِّدُنا امام) حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ہم میں سے ہر شخص کے لیے چار چار سو درہم بھجوائے۔ ہم نے رقم لانے والے صاحِب سے کہا: ہم تو مالدار و دولت مند ہیں، ہمیں اِس کی حاجت نہیں۔ اس نے کہا: آپ حضرات (امام) حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بھلائی کو واپس نہ لوٹایئے۔ پھر ہم (حضرت سیِّدُنا امام) حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور اپنی مالداری کے بارے میں عرض کیا۔ فرمایا: میرے عملِ خیر (یعنی بھلائی کے کام) کو واپس مت کیجیے، اگر میری موجودہ حالت ایسی نہ ہوتی تو یہ (رقم قبول نہ کرنا) تمہارے لیے آسان ہوتا، میں تو آپ حضرات کو زادِ راہ پیش کر رہا ہوں، اللہ پاک عرفے کے دن اپنے بندوں کے متعلق فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے: میرے بندے پراگندہ حال (یعنی حیران و پریشان) میری بارگاہ میں رحمت کے سوالی بن کر حاضر ہیں، میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان پر احسان کرنے والے کو بخش دیا، ان سے بُرا سلوک کرنے والے کے حق میں ان کے محسن (یعنی احسان کرنے والے) کی شفاعت قبول کی۔ اللہ پاک جمعے کے دن بھی اسی طرح فرماتا ہے۔ (ابن عساکر ج۱۳ ص ۲۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مہمان نواز بُڑھیا

حَسَنین کریمین (یعنی حسن و حسین) اور عبداللہ ابنِ جعفر رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن تینوں حج کے لیے جارہے تھے، کھانے پینے اور سامان کا اونٹ بہت پیچھے رہ گیا تھا۔ بھوک پیاس سے بے تاب ہو کر یہ صاحبان راستے میں ایک بڑھیا کے خیمے (CAMP) پر گئے اور اس سے فرمایا: ہم کو پیاس لگی ہے۔ اس نے ایک بکری کا دودھ نکال کر ان تینوں کو پیش کیا۔ دودھ پی کر انہوں نے فرمایا: کچھ کھانے کے لیے لاؤ! بڑھیا نے کہا کہ کھانے کو تو کچھ موجود نہیں ہے آپ اسی بکری کو ذَبح کر کے کھالیجئے۔ ان صاحِبان نے ایسا ہی کیا، کھانے پینے سے فارِغ ہو کر انہوں نے کہا: ہم قریشی ہیں جب سفر سے واپس آئیں گے تو تم ہمارے پاس آنا ہم تمہارے اس احسان کا بدلہ دیں گے۔ یہ کہہ کر یہ تینوں صاحِبان آگے روانہ ہوگئے، جب اُس بڑھیا کا شوہر آیا تو ناراض ہوا کہ تو نے بکری ایسے لوگوں کی خاطر ذبح کرادی جن سے نہ ہماری واقفِیت تھی اور نہ دوستی۔ اس واقعہ کو کچھ مدّت گزر گئی۔ اُس بڑھیا اور اس کے خاوَند کو مدینۃ المنور لا زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً جانے کی ضرورت پڑی، وہ وہاں پہنچے اور اونٹ کی مینگنیاں چُن چُن کر بیچنے لگے (تاکہ اپنا پیٹ بھر سکیں)۔ ایک دن یہ بڑھیا کہیں جارہی تھی حضرتِ سیدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے مکانِ عالیشان کے قریب سے گزری اُس وقت آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دروازے پر کھڑے تھے۔ بڑھیا پر جوں ہی نظر پڑی اُس کو پہچان لیا اور اس سے فرمایا: اے خاتون! آپ مجھے پہچانتی ہیں؟ اُس نے کہا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: میں وُہی ہوں جو فُلاں

روز تمہارا مہمان ہوا تھا۔ اُس نے کہا: اچّھا آپ وہ ہیں؟ اس کے بعد آپ نے اس بڑھیا کو ایک ہزار بکریاں اور ایک ہزار دِینار عطا فرمائے اور اپنے غلام کے ہمراہ اس کو حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بھیجا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بڑھیا سے پوچھا: اے خاتون! میرے بھائی صاحِب نے آپ کو کیا دیا؟ اُس نے کہا: ایک ہزار بکریاں اور ایک ہزار دِینار عطا فرمائے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اِسی قَدَر انعام اس کو دیا اور اپنے غلام کے ہمراہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بھیجا۔ انہوں نے بڑھیا سے دریافت کیا: حَسَنَینِ کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ کو کتنا مال دیا ہے؟ اس نے کہا: دونوں حضرات نے دو ہزار بکریاں اور دو ہزار دینار عنایت فرمائے ہیں۔ حضرت سیدنا عبداللہ ابن جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اس کو دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریاں عطا فرمائیں۔ یوں وہ بڑھیا چار ہزار بکریاں اور چار ہزار دینار لے کر اپنے شوہر کے پاس پہنچی۔ (احیاء العلوم ج۳ص۳۰۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سب کچھ خیرات کر دیا

اللہ اکبر! اے عاشقانِ رسول! آپ نے اس سے پہلے اسی سخاوت سنی ہے؟ یقیناً نہیں سنی ہو گی کہ ایک وقت کے کھانے کے بدلے چار ہزار بکریاں اور چار ہزار دینار، ایک دینار تقریباً ۴ گرام ۳۷۴ ملی گرام سونے کا سکہ ہوتا ہے، اور چار ہزار دینار ۱۷، کلو دو سو گرام سونا ہوا اور اس کے ساتھ چار ہزار بکریاں۔ اللہ! اللہ! مزید سنیئے اور اپنے دل میں حسنین کریمین کے صدقے سخاوت کا جذبہ بیدار کیجئے چنانچہ:

راکب دوشِ مصطفٰے، سیِّدُ الْاَسْخِیا حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دوبار اپنے گھر کا سارا اور تین مرتبہ آدھا مال و اسباب راہِ خدا میں خرچ فرمایا۔

(حلیۃ الاولیاء، ج ۲ ص ۴۷ حدیث ۱۴۳۴)

اے سخی ابنِ سخی اپنی سخا
سے دو حصہ سیّدِ عالی حَشَم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(6)---امامِ حسن کی کرامات

خشک دَرَخت پر تازہ کھجوریں

اللہ پاک نے ہمارے امامِ حسن رضی اللہ عنہ کو کرامات سے بھی نوازا تھا عارِف باللہ، حضرت سیّدنا نورُ الدِّین عبد الرحمن جامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: امام عالی مقام حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سفر کے دوران کھجوروں کے باغ سے گزرے جس کے تمام درخت خشک ہو چکے تھے، حضرت سیّدنا عبدُ اللہ ابنِ زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بھی اس سفر میں ساتھ تھے۔ حضرت امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس باغ میں پڑاؤ ڈالا (یعنی قیام کیا)۔ خُدام نے ایک سُوکھے درخت کے نیچے آرام کیلئے بچھونا بچھا دیا۔ حضرت سیّدنا عبداللہ ابنِ زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے عرض کی: اے نواسۂ رسول! کاش! اس سوکھے درخت پر تازہ کھجوریں ہوتیں! کہ ہم سیر ہو کر کھاتے۔ یہ سن کر حضرتِ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آہستہ آواز میں کوئی دعا پڑھی، جس کی برکت

سے چند لمحوں میں وہ سوکھا درخت سرسبز وشاداب ہوگیا اور اس میں تازہ پکی کھجوریں آگئیں ۔ یہ منظر دیکھ کر ایک شتربان (یعنی اونٹ ہانکنے والا) کہنے لگا: یہ سب جادو کا کرشمہ ہے۔ حضرت سیّدنا عبدُاللہ ابنِ زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے اسے ڈانٹا اور فرمایا: توبہ کر، یہ جادو نہیں بلکہ شہزادۂ رسول کی دُعائے مقبول ہے۔ پھر لوگوں نے درخت سے کھجوریں توڑیں اور قافلے والوں نے خوب کھائیں۔ (شواھدُ النّبوۃ ص ۲۲۷)

راکبِ دوشِ شہنشاہِ اُمَم
فاطِمہ کے لال حیدر کے پِسَر!
یاحَسَن ابنِ علی! کر دو کرم!
اپنی اُلفَت دو مجھے دو اپنا غَم
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(7)---امامِ حسن کی خلافت

امام حسن مجتبٰی کی خلافت

امیر المؤمنین حضرتِ سیّدنا علی المرتضٰی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی شہادت کے بعد حضرت سیّدنا امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مسندِ خلافت پر جلوہ افروز ہوئے تو اہلِ کوفہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہاں کچھ عرصہ قیام فرمایا، اس کے بعد جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس کوفہ آئے تو مندرجہ ذیل تین شرطوں کے ساتھ آپ رضی اللہ عنہ نے خلافت ان کے سپرد کرنا منظور فرمایا۔

(۱)۔۔۔ بروقت امیر معاویہ خلیفہ بنائے جاتے ہیں لیکن ان کے انتقال کے بعد امام حسن خلیفہ المسلمین ہوں گے۔

(۲)۔۔۔ مدینہ شریف اور حجاز و عراق وغیرہ کے لوگوں سے حضرت علی کے زمانہ کے متعلق کوئی مواخذہ اور مطالبہ نہیں کیا جائے گا۔

(۳)۔۔۔ حضرت امام حسن کے ذمہ جو دیون (یعنی قرض) ہیں ان سب کی ادائیگی حضرت امیر معاویہ کریں گے۔

حضرت سیّدُنا امیر معاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تمام شرائط قبول کیں اور باہم صلح ہوگئی۔ یوں تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ معجزہ ظاہر ہوا جو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تھا کہ اللہ پاک میرے اس فرزند کی بدولت مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح فرمائے گا۔ (سوانح کربلا ص۹۶ ملخصًا)

دستبرداری کا یہ واقعہ ربیع الاول ۴۱ھ میں ہوا۔ (خطباتِ محرم ص۲۵۰)

امام حسن مجتبٰی کا خطبہ

حضرت سیّدُنا شیخ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: جب حضرت سیّدنا امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیعت کرلی اور اُمورِ خلافت ان کے سپرد فرمادیے تو حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے کوفے آنے سے پہلے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! بیشک ہم تمہارے مہمان ہیں اور تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اہلِ بیت ہیں کہ جن سے اللہ نے ہر قسم کی ناپاکی دور

کر دی اور انہیں خوب ستھرا فرمادیا۔ "یہ کلمات (یعنی جملے) آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بار بار دہرائے حتی کہ مجلس میں موجود ہر شخص رونے لگا اور ان کے رونے کی آواز دور تک سنی گئی۔ (برکاتِ آلِ رسول ص ۱۳۸)

دنیا کی شرم عذابِ آخرت سے بہتر ہے

حضرتِ سیِّدُنا امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ جب خلافت سے دستبردار ہو گئے تو بعض ناواقف لوگ آپ کو یَا عَارَ الْمُؤْمِنِین (یعنی اے مسلمانوں کے لیے باعثِ شرم) کہہ کر پکارتے، اس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے: "عار، نار سے (یعنی دنیا کی یہ شرم عذابِ آخرت سے) بہتر ہے۔" (الاستیعاب ج ۱ ص ۴۳۸)

سب سے پہلے غوثِ اعظم

امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عاجزی مرحبا! ترکِ خلافت کے صِلے میں اللہ تَعَالٰی نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو غوثِ اعظم کا رُتبہ عطا فرمایا۔ جیسا کہ فتاوٰی رضویہ جلد 28 صفحہ 392 پر علاّمہ علی قاری حنفی مکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی کے حوالے سے نقل ہے: "بے شک مجھے اکابِر (یعنی بُزرگوں) سے پہنچا کہ سیِّدُنا امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب بخیال فتنہ و بلا (یعنی مسلمانوں میں فساد ختم کرنے کے خیال سے) یہ خلافت ترک فرمائی، اللہ نے اس کے بدلے ان میں اور ان کی اولاد اَمجاد میں غوثِیّتِ عظمی کا مرتبہ رکھا۔ پہلے قطبِ اکبر (یعنی غوثِ اعظم) خود حضور سیِّدُنا امام حسن ہوئے اور اوسط (یعنی بیچ) میں صرف

حضور سیدنا عبدُالقادر اور آخر میں حضرت امام مہدی ہوں گے۔ ''رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اَجْمَعِیْن۔ (فتاوٰی رضویہ ج۲۸ص۳۹۲)

خلافتِ راشدہ

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد خلیفۂ برحق وامام مطلق حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان غنی، پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لیے حضرت امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم ہوئے، ان حضرات کو خلفائے راشدین اوران کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں۔ (بہار شریعت ج۱ص۲۴۱)

(8)---امامِ حسن کی ازواج واولاد

امام حَسَن کی ازواج

حضرتِ سیّدُنا امام حَسَن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے 90 شادیاں کیں۔(تاریخ الخلفاء، ص۱۲۲) آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی چند بیویوں کے نام یہ ہیں: (۱)...حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ بشیر بنت ابو مسعود انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا (۲)...حضرتِ سیّدَتُنا خولہ بنت منظور رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا (۳)...حضرتِ سیّدَتُنا رملہ بنت سعید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا (۴)...حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ اسحاق بنت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا۔

امام حسن کی اولاد

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کثیر اولاد تھی، امام ابنِ جَوزی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آپ کے شہزادوں کی تعداد 15 اور صاحبزادیوں کی تعداد 8 لکھی ہے۔(المنتظم ج۵ص۲۲۵)

جبکہ امام محمد بن احمد ذہبی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے 12 شہزادوں کے نام لکھے ہیں: حسن، زید، طلحہ، قاسم، ابُو بَکْر اور عَبْدُ اللہ ان چھ نے اپنے چچا جان سیّد الشُّہدا حضرت سیّدنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ میدانِ کربلا میں جامِ شہادت نوش کیا۔ بقیہ چھ یہ ہیں: عَمْرو، عبد الرحمن، حسین، محمد، یعقوب اور اسمٰعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔ حضرت سیّدنا امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آل (یعنی حَسَنی سیدوں) کا سلسلہ حضرت سیِّدُنا حسن مثنیٰ (مُ۔ ثَنّٰ۔ نا) اور حضرت سیِّدُنا زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے چلا۔ (سیر اعلام النبلاء ج۴ ص۴۰۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

(9)---امامِ حسن کا وصال

امام حسن مجتبیٰ کا خواب

حضرت سیّدنا عمران بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے روایت ہے کہ حضرت سیّدنا امام حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خواب دیکھا کہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی آنکھوں کے درمیان قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد لکھا ہے۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ خوشخبری اپنے اہلِ بیت کو سنائی۔ انہوں نے جب یہ واقعہ تابعی بزرگ حضرت سیّدنا سعید بن مسیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے سامنے بیان کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اگر واقعی یہ خواب دیکھا ہے تو ان کی عمر کے چند ہی دن باقی رہ گئے ہیں۔ اس واقعے کے کچھ دن ہی بعد امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہو گیا۔ (الطبقات الکبیر لابن سعد ج۶ ص۳۸۶ رقم۷۳۷۹)

امامِ حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دیا گیا

امامِ حسن رضی اللہ عنہ کو زہر دینے کی تفصیل یوں بیان کی جاتی ہے کہ پہلے آپ کو شہد میں ملا کر زہر دیا گیا جس سے آپ کے شکم مبارک میں درد پیدا ہوا، رات بھر آپ ماہی بے آب کی طرح تڑپتے رہے صبح اپنے جد امجد پیارے مصطفی ﷺ کے روضہ منورہ پر حاضر ہوئے دعا فرمائی تو خدائے پاک نے انہیں شفائے کلی عطا فرمائی۔ دوسری بار آپ کو زہر آلود کھجوریں کھلائی گئیں۔ چھ سات کھجوریں کھاتے ہی آپ کو سخت گھبراہٹ پیدا ہوئی۔ اپنے بھائی حضرت امام حسین کے مکان پر تشریف لائے اور رات بھر بے قرار رہے۔ سویرے پھر اپنے نانا جان ﷺ کے روضہ مبارک پر حاضر ہوئے اور دعا فرمائی تو اس بار بھی خدائے پاک کی رحمت اور اس کے رسول ﷺ کی برکت سے زہر کا اثر جاتا رہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اسی طرح آپ کو پانچ بار زہر ہلاہل دیا گیا مگر ہر بار اس کا اثر زائل ہوتا رہا۔ چھٹی بار ہیرے کی کنی پیسی ہوئی آپ کی صراحی میں ڈالی گئی جس کا پانی پیتے ہی ایسا معلوم ہوا کہ حلق سے ناف تک پھٹ گیا اور دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ آپ بے قراری میں مرغ بسمل کی طرح تڑپنے لگے مسلسل قے ہونے لگی اور دست بھی جاری ہوا جس کے ساتھ جگر اور انتڑیوں کے ٹکڑے کٹ کر گرنے لگے۔ (خطباتِ محرم ص ۲۵۲)

وفات کے قریب آپ رضی اللہ عنہ کے بھائی حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ آپ کو زہر کس نے دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کیا تم اسے قتل کرو گے؟ حضرت امام حسین نے فرمایا: بے شک میں اسے قتل کروں گا۔ آپ نے فرمایا: جس کے بارے میں میرا گمان ہے اگر حقیقت میں وہی زہر دینے والا ہے تو خدائے ذوالجلال منتقمِ حقیقی ہے اور اس کی گرفت بہت سخت ہے اور جس کے بارے میں میرا گمان ہے

اگر وہ زہر دینے والا نہیں ہے تو میں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے کوئی بے گناہ قتل کیا جائے ۔(خطباتِ محرم ص۲۵۳)

سبحان اللہ ! حضرت امام عالی مقام رضی اللہ عنہ کا فضل و کمال کتنا بلند و بالا ہے آپ سخت تکلیف میں مبتلا ہیں آنتوں کے ٹکڑے کٹ کٹ کر نکل رہے ہیں اور نزع کی حالت ہے مگر اس وقت بھی انصاف کا بادشاہ اپنے انصاف وعدالت کا نہ مٹنے والا نقش صفحہ تاریخ پر ثبت فرمارہا ہے اور اس کی احتیاط اجازت نہیں دیتی کہ جس کے بارے میں گمان ہے اس کا نام لینا گوارا کیا جائے۔

ایسی مخلوق پہلے کبھی نہیں دیکھی

وفات کے قریب حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیکھا کہ سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو گھبراہٹ ہو رہی ہے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کی تسکین کے لیے عرض کیا: بھائی جان! آپ کیوں رنجیدہ ہیں؟ رَسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہُ الْکَرِیْم کی خدمت میں آپ کو عنقریب حاضری کی سعادت نصیب ہو گی اور وہ دونوں آپ کے آباء(یعنی نانا جان اور ابو جان) ہیں، اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ، حضرت فاطمہ زہرا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی بارگاہ میں حاضری ہو گی اور وہ دونوں آپ کی امہات(یعنی نانی جان اور امی جان) ہیں۔ حضرت قاسم و طاہر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کا دیدار نصیب ہو گا اور وہ آپ کے ماموں ہیں اور حضرت حمزہ و جعفر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے ملاقات ہو گی اور وہ آپ کے چچا ہیں۔ حضرت سیّدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

عَنْہ نے فرمایا: اے بھائی! آج میں ایک ایسے معاملے میں داخل ہونے والا ہوں جس میں پہلے کبھی داخل نہیں ہوا تھا اور آج میں اللہ کی خلق میں سے ایسی مخلوق کو دیکھ رہا ہوں جس کی مثل میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ (تاریخ الخلفاء ص ۱۵۳ ملخّصاً)

وفات حسرت آیات

امامِ عالی مقام، امامِ عرش مقام، امامِ ہمام حضرت سیدنا امام ابو محمد حسن رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے 5 ربیع الاول 50ھ کو مدینۃُ المنوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً میں اس دارِ ناپائیدار سے رحلت فرمائی (یعنی وفات پائی)، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ (صفۃ الصفوۃ ج ۱ ص ۳۸۶)

یہ بھی کہا گیا ہے کہ 49ھ میں وفات ہوئی۔ بوقتِ شہادت حضرت سیّدنا امامِ حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عمر شریف 47 سال تھی۔ (تقریب الھذیب لابن حجر عسقلانی ص ۲۴۰)

نمازِ جنازہ

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی نمازِ جنازہ حضرت سیّدنا سعید بن العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پڑھائی جو اس وقت مدینۃُ المنوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کے گورنر تھے۔ حضرت سیّدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جنازہ پڑھانے کے لیے آگے بڑھایا۔ (الاستیعاب ج ۱ ص ۴۴۲ ملخّصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

جنازے میں لوگوں کا رش

حضرت سیّدنا امام حسن مجتبٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جنازے میں اس قدر جمِّ غفیر

(Crowd) تھا کہ حضرت سیّدنا ثَعْلَبَہ بن ابی مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں امامِ حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے جنازے میں شریک ہوا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جنت البقیع میں (اپنی والدۂ ماجدہ کے پہلو میں) دفنایا گیا، میں نے جنت البقیع میں لوگوں کا اس قدر اِزدِحام (Crowd) دیکھا کہ اگر سوئی بھی پھینکی جاتی تو (بھیڑ بھاڑ کی وجہ سے) وہ بھی زمین پر نہ گرتی بلکہ کسی نہ کسی انسان کے سر پر گرتی۔ (الاصابہ ج۲ص۶۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مصنف کی کتابوں کا تعارف

مصنف کی اردو کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	اردو	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	اردو	423
3	میری سنت میری امت	اردو	231
4	کیا حال ہے؟	اردو	220
5	موت کے وقت	اردو	282
6	عقائد کی حکمتیں	اردو	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	اردو	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	اردو	276
9	قصور کس کا؟	اردو	64
10	نصاب مسائلِ نماز	اردو	80
11	آسان فرض علوم	اردو	696
12	آسان خطباتِ محرم	اردو	720
13	اعلیٰ حضرت کا چرچا رہے گا	اردو	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے؟	اردو	165

15	محمد اور احمد کے راز	اردو	160
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے؟	اردو	276
17	چاند کی گواہی	اردو	64
18	قربانی کی تاریخ اور حکمتیں	اردو	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	اردو	176
20	شعبان اور شبِ براءت	اردو	50
21	قرآنی سورتوں کے مضامین	اردو	435
22	خطباتِ شفیقی جلد اول	اردو	477
23	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد اول	اردو	464
24	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد دوم	اردو	382
25	خطباتِ مصطفائی و شفیقی جلد سوم	اردو	382
26	تدریس کے 26 طریقے	اردو	400
27	رفیق التدریس	اردو	376
28	تاریخ ساز شخصیت بننے کے فارمولے	اردو	135
29	فیضانِ قرآن کورس	اردو	256
30	فیضانِ شریعت کورس	اردو	700
31	چندہ کرنے کے 19 فارمولے	اردو	160
32	ما فعل اللہ بک؟	اردو	288

33	تنظیمی نصاب وبیانات	اردو	528
34	امتِ محمدیہ کے سوالات اور ان کے قرنی جوابات	اردو	145
35	درود کی حکمتیں	اردو	98
36	شفیق المصباح شرح مراح الارواح	اردو	402
37	شفیقیہ شرح الاربعین النوویہ	اردو	190
38	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو اول	اردو	200
39	شفیق النحو لحل خلاصۃ النحو دوم	اردو	200
40	القول الاظہر شرح الفقہ الاکبر	اردو	192
41	شارق الفلاح شرح نور الایضاح	اردو	717
42	خلیلیہ شرح مناظرہ رشیدیہ	اردو	300
43	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد اول	اردو	372
44	کلام الوقایہ (اردو شرح) شرح الوقایہ جلد دوم	اردو	390
45	صرف کے دلچسپ سوالات	اردو	375
46	ختمِ قرآن کی فضیلت اور مسائل	اردو	32
47	گلشنِ وظائف	اردو	64
48	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	اردو	592
49	فتحپور سیکری کی تاریخ	اردو	208
50	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	اردو	64

51	آگرہ کی تاریخ	اردو	400
52	آگرہ کے مقدس مقامات	اردو	160
53	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	اردو	208
54	افتخارِ نقیہ المعروف فرزندانِ آگرہ	اردو	300
55	تذکرِ وصال المعروف اولیاء کا وصال در مہینہ وسال	اردو	514
56	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	اردو	200
57	حرفوں کے راز	اردو	160
58	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
59	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
60	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	اردو	164
61	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	اردو	125
62	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	اردو	400
63	تسلیم التوقیت	اردو	200
64	انوارِ فلکیات	اردو	200
65	فیضانِ تقویم	اردو	200
66	صحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی عظمت	اردو	43
67	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	57
68	فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60

69	عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
70	مولی علی رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	69
71	فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی سیرت	اردو	73
72	امامِ حسن رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	50
73	امامِ حسین رضی اللہ عنہ کی سیرت	اردو	60
74	آسان اسلامی عقائد	اردو	163
75	عقائد اور دلائل	اردو	140
76	بدعت اور تقلید	اردو	48
77	تہتر فرقوں کا تعارف	اردو	37
78	انوارِ طہارت	اردو	76
79	تحفۂ نماز	اردو	272
80	میت سے تدفین تک	اردو	60
81	روزے کے احکام و مسائل	اردو	40
82	نورِ زکوۃ	اردو	40
83	دستورِ نکاح اور طلاق	اردو	92
84	قسم اور سزاؤں کا بیان	اردو	45
85	63 انوکھی معلومات	اردو	126
86	63 انوکھے سوالات	اردو	72

87	63 انوکھے چٹکلے	اردو	48
88	63 انوکھی پہیلیاں	اردو	42
89	63 انوکھی حکمتیں	اردو	117
90	63 انوکھی حکایات	اردو	158

مصنف کی ہندی کتابیں

ش	کتاب کا نام	زبان	صفحات
1	دینِ اسلام کی خوبیاں	ہندی	80
2	اسرار الایمان فی حقائق الارکان	ہندی	423
3	میری سنت میری امت	ہندی	231
4	کیا حال ہے؟	ہندی	220
5	موت کے وقت	ہندی	282
6	عقائد کی حکمتیں	ہندی	153
7	پانچ نمازوں کی حکمت	ہندی	152
8	سب سے پہلے سب سے آخر	ہندی	276
9	قصور کس کا؟	ہندی	64
10	آسان حنفی نماز	ہندی	96
11	آسان فرض علوم	ہندی	696

12	مختصر اسلامی ہسٹری	ہندی	720
13	اعلی حضرت کا چرچا رہے گا	ہندی	32
14	عیدِ میلاد النبی ﷺ کیوں اور کیسے ؟	ہندی	165
15	محمد اور احمد کے راز	ہندی	128
16	مدینہ جانا کیوں ضروری ہے ؟	ہندی	276
17	چاند کی گواہی	ہندی	64
18	قربانی کی ہسٹری اور حکمتیں	ہندی	112
19	آنکھوں کا تارا نامِ محمد ﷺ	ہندی	160
20	شعبان اور شبِ براءت	ہندی	50
21	آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	640
22	فتحپور سیکری کی ہسٹری	ہندی	208
23	آگرہ کی ہسٹری	ہندی	400
24	ہندوستان کو مسلم بادشاہوں کے تحفے	ہندی	208
25	سر تاجِ آگرہ اور 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
26	تاج گنج کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
27	لوہامنڈی کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
28	ہینگ کی منڈی ونائی کی منڈی کے 17 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
29	سکندرہ اور اطراف کے 14 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32

30	سرائے خواجہ اور اطراف کے 6 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
31	شاہ گنج اور اطراف کے 13 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
32	بیلن گنج اور اطراف کے 29 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	64
33	نئی بستی اور دیوان خانہ کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	48
34	قبرستان پیر گیلانی کے 5 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
35	قبرستان پنچ کوئیاں کے 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
36	آگرہ کے غوث اور 8 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
37	جمنا پار آگرہ کے 12 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
38	مرزا خاندان کے 4 اولیائے کرام کی سیرت	ہندی	32
39	آگرہ کے مقدس مقامات	ہندی	160
40	شیخ سلیم چشتی کی سیرت	ہندی	64
41	کامیاب کاروبار کرنے کے 63 فارمولے	ہندی	200
42	اہلِ بیت کی پیاری سیرت	ہندی	400
43	گلشنِ وظائف	ہندی	64
44	حجِ افراد کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
45	حجِ تمتع کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
46	حجِ قران کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	164
47	عمرہ کرنے کا آسان طریقہ	ہندی	125

شانِ آگرہ حضرت مولانا ابو شفیع محمد شفیق خان عطاری مدنی فتحپوری

کی کل تصنیفات 137 ہو چکی ہیں الحمد للہ علی احسانہ

کتابوں کی PDF ڈاون لوڈ کرنے کے لیے اس QR Code کو Scan کیجیئے